شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان ایم این اے

ثمرقند و بخارا اور تاشقند کا تازہ سفرنامہ

دینی مراکز، اہم تاریخی مساجد، قدیم علمی آثار، اسلام کی طرف رجوع عام — دینی انقلاب اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی طرف پیش رفت

مورخہ 10 مارچ 1992ء بروز منگل مطابق 4 رمضان 1412ھ کو گھر' چار سدہ سے اطلاع ملی کہ اسلام آباد کے پی آئی اے کے ہیڈ آفس سے جنرل مینجر نے ازبکستان جانے کے لئے آپ کا پاسپورٹ اور چار عدد فوٹو مانگے ہیں اور وزیر اعظم کی ہدایت پر آپ کا نام وفد میں شامل کیا گیا ہے۔ اس وقت میں پشاور ہشتنگری گیٹ میں حاجی محمود صاحب کی دوکان پر کسی کام کے سلسلے میں بیٹھا تھا' میں نے خود اسلام آباد سے رابطہ قائم کر لیا' جنرل مینجر صاحب سے معلوم ہوا کہ تاشقند اور اسلام آباد کے درمیان ہوائی سروس کی افتتاحی تقریب کی مناسبت سے آپ کا نام خصوصی ہدایات کے مطابق شامل کر لیا گیا ہے' لہٰذا آپ آج ہی پاسپورٹ اور چار عدد تصاویر اسلام آباد پہنچا دیں تاکہ کل ویزا لگوائیں اور پرسوں بروز جمعرات مورخہ 12 مارچ کو آپ پہلی پرواز میں وفد میں جائیں' چنانچہ سوا بارہ بجے اسلام آباد روانہ ہوا اور مطلوبہ اشیاء حوالہ کر دینے کے بعد گھر واپس پہنچا' پھر پروگرام کے مطابق بروز جمعرات مورخہ 12 مارچ 1992ء اسلام آباد ایئرپورٹ پہنچا اور سرکاری کارروائی کی تکمیل کے بعد اور ہوائی اڈہ پر افتتاحی تقریبات انجام پذیر ہونے پر تقریبا ساڑھے گیارہ بجے صبح کو اسلام آباد سے تاشقند کے لئے پہلی پرواز پر روانہ ہو گئے ۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہر ہفتہ کو جمعرات کے دن اسلام آباد سے تاشقند کے لئے پی آئی اے کی دو طرفہ پرواز ہو گی اور تاشقند سے کراچی کے لئے ہر اتوار کو وہاں کی دو طرفہ پرواز ہو گی ۔

سفر کے دوران عملہ کی طرف سے مختلف معلومات فراہم ہوتی رہیں ۔ ایک بج کر چالیس منٹ ظہر کو تاشقند کے بین الاقوامی ہوائی اڈہ پر اترے ۔ استقبال کے لئے سرکاری لوگ اور رنگ برنگ لباسوں میں ثقافتی اور فن کار طائفے گلدستے لے کر انتظار میں کھڑے تھے ۔ ان کی سرکاری تقریبات کے مطابق مختلف مظاہرے ہوئے اور وفد کو محظوظ کر گئے اور ہر مہمان کو پھولوں کا گلدستہ پیش کرتے رہے اور ان نئے تعلقات کے قیام پر کافی خوش ہو رہے تھے ۔ تاشقند کا ہوائی اڈہ بڑا وسیع اور جہازوں سے بھرا ہوا تھا' سنا ہے کہ یہاں ہوائی جہاز بنتے رہے' اور جدائی اور آزادی کے بعد تقریبا تین سو سے زیادہ ہوائی

جہاز ان کے ہاں باقی رہے۔

یہاں ہوائی اڈہ پر سرکاری تقریبات اور دوسری کارروائی کے مکمل ہو جانے پر سیاحوں کے لئے مخصوص اور اعلیٰ قسم کی بسوں میں شہر کی طرف "ازبکستان ہوٹل" روانہ ہو گئے۔ یہ ہوٹل سرکاری مہمانوں اور سیاحوں کے لئے شہر کے درمیان ایک بلند مقام پر پندرہ منزلہ عمارت ہے جو نئی طرز تعمیر اور آسائش اور ہر قسم کی سہولت اور حسن و جمال کا ایک خوبصورت شاہکار ہے۔ ہمارے اس وفد میں کافی ساتھی تھے جن میں 6 سینیٹرز، 8 نیشنل اسمبلی کے ممبران اور صحافی، ٹی وی، ریڈیو کے نمائندے اور کچھ صنعتکار اور بنک آفیسرز شامل تھے۔

ہر ایک کو مستقل کمرہ دیا گیا، چھٹی منزل پر میرا کمرہ نمبر 622 اور فون نمبر 320619 رہا، ہر کمرہ ٹیلیفون، ٹی وی اور دیگر جملہ مروجہ ضروریات سے آراستہ تھا۔

ہوٹل میں کچھ دیر آرام کے بعد تاشقند شہر کے نئے حصے دیکھنے کا پروگرام تھا، چنانچہ ساڑھے چار بجے ظہر کو سیاحت کی بسوں میں شہر دیکھنے کے لئے روانہ ہو گئے، کھلی سڑکیں، پیٹرول اور بجلی سے چلنے والی بسیں اور ٹرام، اور زمین دوز بجلی سے چلنے والی ریل کاریں، اور روسی ساخت کی کاریں، اور خاموشی سے گھومنے والے مرد عورتیں، اور سٹاپوں پر انتظار کرنے والے، اور مخصوص گرم لباسوں میں سرخ سفید چہرے نظر آ رہے تھے، دو طرفہ اعلیٰ قسم کی عمارتیں کھڑی ہیں اور درخت پھل پھول مسحور کن رہے۔ ایک اسلامی مدرسہ دیکھا جو سولھویں صدی عیسوی میں بن چکا ہے جو پہلے بند رہا اب کھول دیا گیا ہے اس میں ایک جامع مسجد ہے اور قرآنی آیات اور عربی تحریر جگہ جگہ کندہ ہیں اور اب دوبارہ اس کی مرمت اور تزئین و آرائش شروع ہو گئی ہے۔

ہر سیاحت کی بس میں ایک ترجمان نوجوان عورت ہوتی ہے جو انگریزی میں مختلف مقامات اور عمارتوں کی تاریخ، تعریف، حقیقت اور اہمیت بتلاتی رہتی ہے اور یہ سرکاری طور پر مقرر ہوتی ہے۔

رات کو ہوٹل میں افطاری کے بعد 8 بجے سے ساڑھے 10 بجے تک عشائیہ کا پروگرام رہا جن میں حکومت ازبکستان کے چند وزراء اور مسلمانوں کا مفتی اعظم مولانا محمد صادق اور دیگر معززین شہر اور ہمارے وفد کے ارکان شامل ہو گئے۔ مجلس میں تقریریں، غزلیں اور فن کاروں کے مختلف مظاہرے اور ساحرانہ کرتب لوگوں کو محظوظ کرتے رہے جب کہ ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک طرف خاموش بیٹھے رہے۔

جمعۃ المبارک مورخہ 13 مارچ 1992ء مطابق 7 رمضان المبارک 1412ھ کو دوبارہ تاشقند شہر دیکھنے اور نماز پڑھنے کے لئے پروگرام رہا، چنانچہ پرانے شہر میں ایک بڑی جامع مسجد دیکھی جو جامع طلائی کے نام سے مشہور ہے اس کے خطیب قاری الاستاذ عبدالشکور سے عربی میں گفتگو کر لی جو بخاری کے مدرسہ میں عربی اور پھر معہد اسلامی تاشقند کے فارغ التحصیل تھے اور روانی کے ساتھ عربی بول سکتے تھے

اب یہاں اس جامع میں قائم شدہ مدرسہ تحفیظ القرآن میں پڑھاتے بھی ہیں - ان سے معلوم ہوا کہ تین سال سے تبلیغی حضرات آنا جانا شروع ہو گئے ہیں اور اب کافی لوگ اسلام سے دلچسپی لینے لگے ہیں - جامع طلائی سے باہر سڑک کے شمال میں ایک پرانی اور بہت اونچی عمارت واقع ہے جو ادارہ شئون دینیہ کے نام سے مشہور ہے - ہم اس میں بھی اندر گئے اور پرانی طرز تعمیر اور اونچی اور اعلی قسم کی اس بلڈنگ پر حیرت زدہ ہو گئے - اب دوبارہ اس کی مرمت ہو رہی ہے - پھر مشرق کی جانب معہد اسلامی دیکھا اور اس میں لڑکیوں کے لئے معہد البنات بھی دیکھا جہاں مسلمان لڑکیاں دینی تعلیم حاصل کرتی ہیں - داخل ہو جانے پر وہ ایک طرف پردہ میں ہو گئیں اور اس عمل پر ہم بہت خوش ہو گئے - اس کے قریب اور باہر حضرت امام ابوبکر قفال شاشی کا مزار ہے جو ایک عظیم عمارت اور گنبد میں واقع ہے' جو ایک عظیم حنفی فقیہ اور مشہور بزرگ ہیں -

پھر کل والی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھ لی' نمازیوں کا بڑا مجمع رہا اور ہم بھی ہجوم کی بنا پر باہر کھڑے رہے سڑکوں تک لوگ نماز میں مصروف رہے اور بعض مقامی اور سیاح لوگ نمازیوں کا تماشا کرتے رہے - قراءت اور خطبہ لاؤڈ اسپیکر پر ہوتا رہا اور نماز کے بعد ایک قاری صاحب بہت خوش آوازی سے تجوید کے ساتھ تلاوت کرتے رہے - پھر نماز جمعہ کے بعد دوبارہ نئے شہر کی سیر کے لئے نکلے' تاشقند کا مشہور عجائب گھر دیکھا جس میں جمہوریہ ازبکستان اور دیگر ریاستوں کے نوادرات' نئی اور پرانی مصنوعات' مجسمے' مختلف قسم کے قالین اور برطانیہ وغیرہ کے عیسائیوں' بادشاہوں خواتین اور بچوں کی تصاویر ملبوس اور عریاں شکل میں موجود ہیں -

پھر میوہ بازار گئے جو بڑی عظیم الشان گنبد نما بلڈنگ میں واقع ہے جہاں پر ہر قسم کی ترکاری تازہ اور خشک میوے' گوشت وغیرہ ارزاں اور سستا ملتا ہے' عام چیزیں سستی ہیں' چھوٹا گوشت ہمارے پاکستانی روپوں کے حساب سے 15 روپے فی کلو ملتا ہے پھر ڈالر بازار گئے جو سرکاری مارکیٹ ہے اور یہاں باہر کا مال بھی بکتا ہے - خریداری ڈالروں سے ہوتی ہے یا روبل کے ساتھ کوپن بھی دینا پڑتا ہے- بعض ساتھی چیزوں کی خرید و فروخت میں لگے رہے - مارکیٹیں بند جگہ میں ہوتی ہیں سڑکوں کے کنارے تاشقند میں دکانیں نظر نہیں آتیں' البتہ بس سٹاپ کے پاس چھوٹے چھوٹے کیبن ہوتے ہیں جہاں چائے اور دوسری مشروبات ملتی ہیں - دکانوں میں اور دیگر مقامات پر ملازمین اکثر عورتیں ہوتی ہیں کوپن کے ساتھ چیزیں ارزاں ملتی ہیں -

رات کو دوبارہ ہوٹل میں عشائیے کا پروگرام رہا مفتی ازبکستان مولانا محمد صادق بھی شریک ہوئے ان کی خواہش تھی کہ آج رات تاشقند کی ایک بڑی جامع مسجد میں جو جامع زین الدین کے نام سے مشہور ہے' ختم قرآن کی تقریب ہے' وہاں ہمارے ساتھ آپ جائیں چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق عشائیے کے بعد ان کی کار میں ان کے ساتھ جامع زین الدین گئے - ختم کے بعد عربی میں میرا بیان ہوا

اور مفتی صاحب ازبکی زبان میں ترجمہ سناتے رہے - مفتی صاحب جمہوریہ عرب لیبیا میں پڑھ چکے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی امور کے مفتی ہیں' رمضان' عیدین اور دیگر باتیں ان کے فتوی اور حکم کے مطابق انجام پذیر ہوتی ہیں - تراویح کے دوران امام صاحب ہر چار رکعت کے بعد کسی سے باواز بلند **سبحان ذی الملکوت' سبحان ذی الکبریاء و العظمتہ و الجبروت' سبحان الذی هو حی لا یموت**" الخ کا ذکر کراتے رہے -

بروز ہفتہ مورخہ 14 مارچ 1992ء کو صبح سپیشل چارٹر ہوائی جہاز سے 9:45 بجے پر بخارا کے لئے روانہ ہو گئے جو جمہوریہ ازبکستان کا قدیم شہر ہے اور اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہا ہے اور حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا شہر اور درسگاہ ہے - یہ شہر تاشقند سے شمال مغرب کی طرف 575 کیلو میٹر فاصلے پر واقع ہے - جہاز سے برف پوش پہاڑ اور پانی کی جھیلیں اور دیہات اور بڑے بڑے گاؤں' کھیت اور نہریں صاف دیکھنے میں آتے رہے - تقریبا ایک گھنٹہ میں 10:45 بجے صبح بخارا پہنچ گئے - سیاحت کی مخصوص بسیں اور رہبر عورتیں اور دیگر لوگ انتظار میں کھڑے تھے - ہماری بس کے ڈرائیور کا نام نعیم اور رہبر عورت کا نام گل چھرہ تھا' جو دونوں مسلمان تھے -

رہبر عورت پروگرام کے مطابق راستوں میں تعمیرات اور محلات کے نام بتلاتی رہی' فارسی بھی جانتی تھی' کہنے لگی کہ "ثمرقند صیقل زمین است و بخارا مرکز قوت دین است" کہنے لگی کہ ثمرقند کی مسلمان عورتیں نیم حجاب کرتی ہیں اور ان کے حسن میں بناوٹ ہے جب کہ بخارا کی مسلمان عورتیں سماوی پر رومال باندھتی ہیں اور ان کا حسن فطری ہے - میں نے فارسی میں پوچھا کہ بخارا کو بخارا کیوں کہتے ہیں؟ تو کہنے لگی کہ بخارا اصل میں "وی خارا" ہے جو قدیم سنسکرت لفظ "وی گارا" یا "وی قارا" سے لب و لہجہ اور علاقے کے اثر سے بخارا بن گیا ہے - اور اس کا لفظی معنی معبد اور خانقاہ ہے جو یہاں بخارا میں قدیم مشرکوں کا مرکز تھا اور یہاں اطراف و اکناف سے آیا کرتے تھے اس معبد کی جگہ آٹھویں صدی عیسوی میں مسجد بن گئی - اور پھر وہاں ہم گئے اور اب بھی اس بت کدہ کی جگہ ایک پرانی مسجد ہے جو بارھویں صدی عیسوی میں بن چکی ہے -

ہوائی اڈہ سے باہر ایک جامع مسجد ہے جو جامع مسجد بالائے حوض کے نام سے مشہور ہے - اور اس میں لکڑی کے بنائے ہوئے اور منقش چالیس ستون ہیں اور مسجد کے احاطے سے باہر قدیم بڑا منارہ ہے - یہ جامع مسجد امیر بخارا' میر عالم بہادر کے حکم پر 1124 ہجری میں بنوائی گئی ہے - جو نقش و نگار کا حسین مرقع ہے - پہلے بند رہی اب چند روز سے اس میں نمازیں شروع ہو گئی ہیں - جامع مسجد سے قریب مغرب کی جانب امیر اسماعیل سامانی مرحوم کا کونسل ہال دیکھا جو 19 صدی عیسوی میں بن چکا ہے - بخارا میں جہاں پر حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ درس حدیث دیا کرتے تھے ایک بہت بڑا

مدرسہ ہے جو مدرسہ میر عرب کے نام سے مشہور ہے ' جو یمن کے ایک بزرگ صوفی شیبانی النسل نے بنایا ہے اور اس کا نام شیخ عبداللہ یمنی تھا اور اب وہ اس مدرسے کے ایک کونے میں دفن ہیں - اور اس کی نسبت سے یہ مدرسہ مدرسہ میر عرب کے نام سے مشہور ہو گیا ہے - اس مدرسہ میں تقریبا چار سو طالب علم ' روس کے مختلف ریاستوں کے مسلمان زیر تعلیم تھے اور 25 استاد تھے - ابتدائی مدرسہ ہے اور اس میں حفظ و قرات کا شعبہ بھی ہے - مدرسے کے مدیر کا نام صلاح الدین ہے ' مدرسے کے بالمقابل مغرب کی جانب ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے - جامع مسجد کے خطیب کا نام مولانا جان محمد اور نوجوان تھا اور عربی آسانی سے بول سکتا تھا - اس نے داڑھی منڈائی تھی میں نے کہا کہ آپ اتنی بڑی جامع مسجد کے خطیب اور لوگوں کا مقتدا ہیں آپ داڑھی کیوں منڈاتے ہیں؟ آپ داڑھی رکھیں تاکہ دوسرے مسلمان بھی رکھیں تو اس نے کہا کہ اس کے بعد میں داڑھی نہیں منڈاؤں گا - پھر اس نے جامع مسجد اور مدرسے کی پوری تاریخ اور روئیداد سنائی ' اس کے بیان کے مطابق پہلے جمعتہ المبارک کی نماز میں تیس چالیس تک آدمی ہوتے اور اب ہر جمعہ میں تین چار ہزار تک مسلمان جمع ہو جاتے ہیں - تیس سال پہلے پاکستان سے کچھ لوگ یہاں آئے تھے اور اب تبلیغ والے بھی آنے لگے ہیں اور بخارا میں ان کا مرکز بھی ہے - بخارا میں 80 فیصدی مسلمان اور باقی عیسائی' یہودی' روسی ہیں - یہودیوں کا ایک اور عیسائیوں کے دو گرجے ہیں - اب یہود اسرائیل منتقل ہونے لگے ہیں - یہ جامع مسجد اور مدرسہ شہر کے پرانے حصے میں واقع ہیں اور اس محلے کا نام طاقہ صرافان (محلّہ زرگراں) ہے' جامع مسجد 19 صدی کی ہے جو اب اس کی مرمت ہو رہی ہے ' جامع مسجد اور مدرسہ کے درمیان جنوب کی طرف مزار عبیداللہ خان بھی واقع ہے جو بخارا کے امیر گزرے ہیں -

بخارا شہر کے قدیم حصے میں مدرسہ الغ بیگ ہے جو پندرھویں صدی میں ' اور مدرسہ عبدالعزیز بھی دیکھے جو بارھویں صدی عیسوی میں قائم ہوا تھا - یہاں پر ایک پرانی مارکیٹ دیکھی جو دکان عبدا 2 خان کے نام سے مشہور ہے - شیعہ فرقے کا ایک مدرسہ بھی ہے جو مدرسہ نادر دیوان بیگ کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور اس کے صدر دروازے پر منقش تصاویر ہیں - ایک پرانی عظیم جامع مسجد بھی ہے جو مسجد لب حوض سے مشہور ہے' اس شیعہ مدرسہ اور جامع لب حوض کے درمیان تفرتح گاہ ہے اور ایک بڑا تالاب اور نہریں - یہاں پر لوگ تفریح کے لئے آتے ہیں اور چیزیں بکتی ہیں - یہاں پر ایک بڑے ازبکی معمر شخص کا مجسمہ ہے جو گدھے پر سوار ہے اور اسلامی طرز کا سلام پیش کرتا ہے - بخارا کے جدید شہر میں سیاحت ہوٹل میں ظہرانے اور نماز ظہر کے بعد بعض ساتھی بازار گئے اور ہم چند ساتھی اپنی بس میں خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے ان کے گاؤں "قصر عارفانہ" روانہ ہو گئے جو بخارا شہر سے 20 کیلو میٹر کے فاصلے پر مشرق کی جانب واقع ہے' راستے میں سڑک کے دونوں طرف مسلسل آبادی اور زراعت ہے اور زمین کاشت شدہ ہے -

خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کی قبر چار دیواری کے اندر ہے - قبر باہر سے نظر نہیں آتی صرف قبر کے اوپر کچھ قبلہ نما پتھر نظر آتے ہیں اور اندر جانے کے لئے چار دیواری میں کوئی راستہ بھی نہیں ہے - چار دیواری کے باہر کافی بزرگوں کی قبور ہیں - اور ایک بڑا ہال اور برآمدہ ہے اور ساتھ ایک پرانی اور بڑی جامع مسجد ہے - جامع مسجد کے خطیب سے ملے جس کا نام الحاج مختار عبداللہ تھا اور معمر شخص تھا - عربی آسانی اور روانی کے ساتھ بولتا تھا بخارا کے مدرسہ میر عرب سے فراغت کے بعد تاشقند کے معہد اسلامی میں پڑھ چکا ہے اور پھر شام کے کلیۃ الشریعہ سے ڈگری لے چکا ہے - اور 32 سال مدرسہ میر عرب میں استاد رہے - خطیب صاحب کے بیان کے مطابق خواجہ صاحب کی جامع مسجد میں ڈھائی سال سے نمازیں شروع ہو گئی ہیں - پہلے بند رہی - آپ نے کہا کہ جب یہاں کمیونسٹ آ گئے تو علماء اور دینداروں اور نیک مسلمانوں کو گھروں سے نکال کر گولیوں سے چھلنی کر دیا کرتے تھے' نکاح اور نماز جنازہ اور قرآن پڑھنے پر مکمل پابندی رہی - ہم رات کے وقت اور چھپ کر کے یہ دینی رسوم ادا کیا کرتے تھے - گھروں کے دروازوں پر پہرہ دار کھڑا کیا کرتے تھے اور رات نصف شب کو گھروں کے اندر قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے - پھر سٹالن کے آخری دور میں نکاح اور نماز جنازہ پر پابندی اٹھا دی گئی ' پھر خروشچیف نے بھی کچھ آزادی دے دی مگر دین اور قرآن مجید کی تعلیم پر مکمل پابندی رہی - مگر اس کے باوجود علماء کرام نے ہمت نہیں ہاری اور گھروں میں رات کے وقت قرآن مجید اور دینی تعلیمات پڑھانے کے لئے جایا کرتے تھے - الحمد للہ اب مساجد اور مدارس کھلنے لگے اور ان کی مرمت شروع ہو گئی -

خانقاہ کے احاطہ میں ایک حوض ہے جو حوض شہرت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے -

خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے سرہانے دیوار سے باہر جو کتبہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے - آپ کا اصل نام جلال الدین تھا اور آپ اس گاؤں "قصر عارفانہ" میں ماہ محرم 713 ہجری میں پیدا ہوئے اور 791 ہجری میں وصال پائے ' آپ کا نسب نامہ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ سے جا کر ملتا ہے اور آپ نقشبندی طریق تصوف کے موسس ہیں -

بقیہ موجودہ نظام تعلیم

جائزے کی روشنی میں ایسی پالیسیاں اور ایسے اقدامات وضع نہیں کریں گے جن سے کم از کم اخراجات پر زیادہ سے زیادہ مفید نتائج اور بہتر اثرات مرتب ہو سکیں۔

ہمارے افسران تعلیم اور اسمبلیوں کے ممبر حضرات بالخصوص خدا کا خوف اور ملک کی اقتصادی حالت کے پیش نظر اپنے اپنے حلقہ انتخاب میں ان بے قاعدگیوں میں ملوث ہونے کی بجائے ان پر گہری نگاہ رکھیں اور ان کا انسداد کریں۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ منتخب ممبر حضرات کو غیر ضروری اور غیر محدود اختیارات اور محکموں میں تقرریوں اور تبادلوں کے بلاجواز مداخلت سے باز رکھے۔ کسی ملک میں جمہوریت اگر بادشاہت نہیں ہوتی تو پھر اس کے منتخب ممبران کو کیوں ولی عہد اور شہزادے بنا دیا جاتا ہے۔